علمِ وعَمل

ٹی آر سی کی جانب سے ششماہی تعلیمی جریدہ

جولائی ۔ دسمبر ۲۰۰۸ء

جلد نمبر ۴، شمارہ نمبر ۲

اس شمارے میں

گریڈنگ کس طرح تخلیقی صلاحیت، سیکھنے کی خواہش اور عزتِ نفس پر اثرانداز ہوتی ہے۔

Teachers' Resource Centre
making a difference

فہرست

جانچ کا خوف	۱
جائزے کے طریقہ کار	۴
کمرۂ جماعت میں مستند جانچ شامل کرنا	۷
پراجیکٹس کی جانچ	۸
جانچ کا عمل اور بچوں کی عزتِ نفس	۱۰
امتحانات کے لئے اپنے بچے کو تیار کریں	۱۲

علم وعمل

عذرا عقیل
پرنسپل، کراچی کیمرج اسکول

ڈیوڈ فورڈ
ڈائریکٹر پروگرام ڈیولپمنٹ، ٹی آر سی

مہناز محمود
ڈائریکٹر پروگرام ڈیولپمنٹ، ٹی آر سی

نگہت حسن
ممبر، ٹریننگ اینڈ ڈیولپمنٹ ٹیم، ٹی آر سی

ربیعہ مینائی
ایڈمنسٹریٹر، دی اے ایم آئی اسکول

علم وعمل کی ٹیم آپ کی رائے کو اہمیت دیتی ہے۔ اپنے خیالات تاثرات اور مشورے ہمیں ضرور بھیجیں۔
ilmoamal@trconline.org

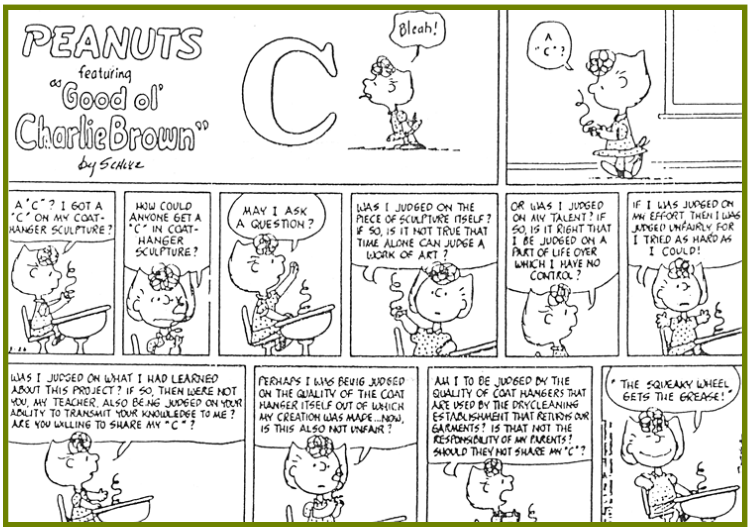

اداریہ

بہت سے اچھے اساتذہ جانچ سے متعلق متفکر ہوتے ہیں۔ اس بات پر ہمارا یقین ہے کہ آپ ان میں سے ایک ہیں، اور اسی لئے جانچ کی کوفت سے بھی واقف ہیں۔ میں اس مضمون کی جانچ کیسے کروں؟ کوئی مخصوص گریڈ دے کر میں کیا حاصل کرنا چاہتی ہوں؟ کیا میں منصف ہوں؟ کیا A,B,C یا D گریڈ حقیقتاً بچے کی صحیح کارکردگی کی نمائندگی کرتے ہیں؟ کیا میں بچوں کو سبق پر عبور کی بنیاد پر گریڈ دوں یا ان کی جانچ اس بنیاد پر کروں کہ وہ ایک دوسرے سے کس طرح مقابلہ کرتے ہیں؟

ایسے سوالات یہیں ختم نہیں ہو جاتے جس سے جانچ ایک گھمبیر مسئلہ نظر آتا ہے۔ عموماً اساتذہ بلا سوچے سمجھے گریڈ دیتے ہیں یا جانچتے ہیں، کیونکہ اسی طرح سے ان کے اساتذہ نے بھی ان کی کارکردگی اور صلاحیتوں کو جانچا تھا۔ اکثر ہم طلبا کو گریڈ دیتے ہوئے ایک مخصوص انداز اپناتے ہیں کیونکہ ہم ان کے رویوں کو ان کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ سدھارنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔

یہ لمحہ، نئے تعلیمی سال کے بالکل شروع میں، ان تمام مسائل کے بارے میں سوچنے کا بہترین وقت ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس شمارے میں موجود مضامین آپ کو جانچ سے متعلق مدد فراہم کرنے کے سلسلے میں سودمند ثابت ہونگے اور آپ اس مسئلے کا حل نکال سکیں گے، خصوصاً اس وقت جب آپ جانچ کے روایتی طریقوں سے اختلاف محسوس کر رہے ہوں۔

ہم آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں جنھوں نے علم وعمل کے سروے میں حصّہ لیا۔ آپ کی رائے ہمارے لئے نہایت اہمیت کی حامل ہے، اس سے ہمیں علم وعمل کے مستقبل کے شمارہ جات کی منصوبہ بندی کرنے کے سلسلے میں بہت مدد ملے گی۔ آپ میں سے کچھ لوگوں نے علم وعمل کے لئے لکھنے کی خواہش کا اظہار بھی کیا ہے۔ ہم آپ کی تحریر کے منتظر ہیں۔ اپنے مضامین بھیجنے کے لئے صفحہ نمبر ۶ ملاحظہ کریں۔

ہم سے رابطے میں رہیئے اور اپنی رائے سے آگاہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتے پر ای میل کرتے رہیں۔

ilmoamal@trconline.org

یہ جاننے کے لیے کہ کمرۂ جماعت میں کیا ہو رہا ہے جانچ کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کے جیسی ہے۔ امتحان ہی سے پتہ چلتا ہے کہ ایک استاد کی محنت کس حد تک بارآور رہی اور کس حد تک ناکام۔ ندا علوی (فیکلٹی ٹی آر سی، انسٹیٹیوٹ آف ای سی ای) اور ثمر احمد (کمیونیکیشن اینڈ ایونٹ آفیسر، ٹی آر سی) نے طلبہ (پرائمری سے لیکر پوسٹ گریجویٹس تک) سے جانچ سے متعلق ان کے تجربات جاننے چاہے۔ ذیل میں ان کی تحقیقات کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

کیا نتائج پر انحصار کرنے والی جانچ (result-oriented assessment) سے طلبہ کو علم حاصل کرنے کی ترغیب مل رہی ہے؟ کیا جانچ کے ناقص طریقۂ کار طلبہ میں تنقیدی سوچ کو فروغ دینے میں مانع ہے؟ یہ وہ سوالات تھے جن کے جوابات ٹی آر سی نے مختلف طلبہ سے انٹرویو کے دوران حاصل کرنے کی کوشش کی۔

اسکولوں میں عام طور پر جانچ کے لیے روایتی قسم کے تحریری امتحان لیئے جاتے ہیں جو محدود جوابات والے سوالات پر مشتمل ہوتے ہیں جن کے لیے طے کردہ حقائق پر مبنی معلومات کی ضرورت ہوتی ہے۔ روایتی اسکولوں میں جانچ کا طریقۂ کار ایک بنے بنائے ڈھانچے کی شکل اختیار کرگیا ہے، جس کے لیے رٹا ضروری ہوتا ہے۔ اب طلبہ کی اکثریت حتیٰ کہ اساتذہ بھی یہ سمجھنے لگے ہیں کہ جانچ کی بہت سی اقسام بامعنی تجزیہ اور غور و فکر سے عاری ہوتی ہیں اور یہ طلبہ کی صلاحیتوں کو جانچنے کی ناقص علامت ہیں۔ موجودہ جانچ کے طریقوں کا المیہ یہ ہے کہ ان سے طلبہ کی سوچ محض گریڈ کے حصول کی جدوجہد تک محدود ہو کر رہ جاتی ہے۔

تین فیصلہ کن گھنٹے

مشترکہ جانچ میں ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ معلومات کا بڑا حصہ یاد رکھا جائے اور واحد ایک امتحان میں اسے جوں کا توں دہرا دیا جائے۔ حال ہی میں یونیورسٹی سے گریجویشن کی تعلیم مکمل کرنے والے عدیل کہتے ہیں کہ 'اس قسم کے نظام میں آپ کے لیے خراب دن کی گنجائش نہیں ہوتی اور قسمت صرف ان ہی طلبہ کا ساتھ دیتی ہے انہوں نے وہ منتخب شدہ ابواب اچھی طرح سے یاد کرر کھے ہوں جن سے متعلق سوالات امتحانوں میں پوچھے گئے ہوں۔' مدیحہ، ایک اکاؤنٹنٹ سوال کرتی ہیں، 'آپ کس طرح یہ توقع کرسکتے ہیں کہ مہینوں بلکہ سالوں کی تعلیم کو محض تین گھنٹوں میں جانچا جاسکتا ہے؟'

اگر طلبہ کے علم کو حقیقی معنوں میں جانچنا ہو تو امتحانات کو خوف و ہراس سے مبرا، خوشگوار اور معاون ماحول میں ہونا چاہیے۔ اکثر طلبہ کا خیال تھا کہ خود اساتذہ بھی امتحانوں میں خوف کا عنصر شامل کردیتے ہیں جس کی بنا پر وہ اضطراب اور خوف محسوس کرتے ہیں۔ آٹھ سالہ یمنا کا کہنا تھا کہ 'کلاس روم بے رنگ اور حوصلہ شکن جگہ ہوتی ہے۔ طلبہ کو پروجیکٹ، چارٹس

ہمارے طلبا کیا سوچتے ہیں

اور کوئی آرٹ ورک جو ان کے اعتماد کو بڑھاتے ہیں، تمام سال نہیں کروائے جاتے۔' حنہ جس نے حال ہی میں اولیول مکمل کیا ہے اس بات کا اعتراف کرتی ہیں کہ 'امتحان سے پہلے مجھ پر خوف کے دورے پڑتے ہیں اور میں خود کو زبردستی کلاس روم میں دھکیلتی ہوں۔'

جانبداری

ایک اور اہم مسئلہ جانبداری کا ہے، جو صرف گریڈنگ کے دوران ہی اپنا بدصورت چہرہ نہیں دکھاتا بلکہ امتحان سے پہلے اور اس کے بعد کے مراحل میں بھی اپنا سر اٹھاتا ہے۔ جبکہ طلبہ کو زیادہ مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ اساتذہ کے پسندیدہ طلبہ کو آنے والے امتحان کے بارے میں اضافی معلومات حاصل ہوجاتی ہے۔ اگر آپ اپنے استاد کے پسندیدہ شاگرد نہیں ہیں تو، گریڈ کا انحصار صرف اور صرف امتحان کے نتیجے پر ہوتا ہے یا شاید آپ کو کسی ٹیوشن ٹیچر کا حوالہ دے دیا جاتا ہے۔ جب گریڈ دینے کا وقت آتا ہے تو جانبداری کا کھیل دوبارہ شروع ہوجاتا ہے۔ بعض اوقات تو یوں بھی ہوتا ہے کہ جس بات پر ناپسندیدہ طلبہ کو سزا دی جاتی ہے، اسی بات پر پسندیدہ طلبہ کو نوازا جاتا ہے۔ اس قسم کے جانبدارانہ نتیجوں کی بنیاد پر اکثر اوقات غیر منصفانہ فیصلے کیے جاتے ہیں مثلاً پریفیکٹ (prefect) کا انتخاب کرتے وقت 'اچھے' طلبہ' کو پیش نظر رکھا جاتا ہے کیونکہ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ذمہ داری اٹھانے کا تعلق براہ راست طلبہ کے گریڈ سے ہے۔

ناکامی کا ڈھنڈورا

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ خراب کارکردگی کا ڈھنڈورا بہت زیادہ پیٹا جاتا ہے۔ اکثر طالب علموں نے یہ شکایت کی کہ کمزور طلبہ کو ان کے دیگر ہم جماعتوں کے سامنے شرمندہ کیا جاتا ہے۔ عام طریقہ یہ ہے کہ جب ٹیچر نتائج کا اعلان کرتے ہیں تو کم نمبر حاصل کرنے والوں کی

تذلیل کی جاتی ہے۔(مثال کے لیے دیکھیے باکس 'جب میں نے امتحانی پرچہ دیکھا تو میں سب کچھ بھول گیا!') حقیقت تو یہ ہے کہ غلط امتحانی طریقہ کار کے نتیجے میں عموماً کردار سے متعلق فیصلہ دے دیا جاتا ہے جس کے منفی اثرات اسکول کی تعلیم ختم کر لینے کے بعد بھی طلبہ پر رہ جاتے ہیں۔ اکثر طلبہ کا تو یہ بھی خیال ہے کہ خراب گریڈ حاصل کرنے کے نتیجے میں انہیں علم حاصل کرنے کے دیگر ذرائع خصوصاً ہم نصابی سرگرمیوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اگر کسی اہم مضمون جیسے ریاضی میں کم نمبر حاصل ہوں تو انہیں آرٹ، میوزک حتیٰ کہ تاریخ کے مضمون میں بھی حصہ لینے کے لیے کم وقت دیا جاتا ہے۔

ممتحن کی دوبارہ دخل اندازی

ایک اور شکایت یہ ہے کہ خود ممتحن کی اہلیت کو جانچنے کا کوئی پیمانہ موجود نہیں۔ بی اے کی طالبہ ماہم نے بتایا، 'تاریخ کے امتحانی پرچے میں ہم سے قائداعظم کے چودہ نکات لکھنے کے بارے میں کہا گیا۔ میرے ایک ساتھی نے ابتداء میں اور پھر جواب کے آخری حصے میں چند نکات لکھے اور درمیان میں اس نے ایک حالیہ ہاکی میچ کا احوال لکھ ڈالا'۔

ایک اور خیال یہ بھی عام ہے کہ موجودہ نظام میں کسی ٹیچر سے سوالات کرنے اور اس کے امتحانی پرچوں کو جانچنے کے طریقۂ کار کو جاننے کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور نتیجتاً طلبہ ٹیوشن سینٹر کا رخ کرتے ہیں۔ لیکن بعض طلبہ کے لیے ٹیوشن سخت تھکاوٹ کا باعث بنی اور متعلقہ مضمون میں اس کی وجہ سے ان کی قابلیت میں کوئی خاص اضافہ نہ ہو سکا۔ جبکہ بعض طلبہ کا خیال تھا کہ ٹیوشن لینے سے انہیں اپنے ہم جماعتوں کے مقابلے میں برتری حاصل رہی۔ بہت سے طلبہ نے یہ بھی شکایت کی کہ بعض اساتذہ اپنا کام لاپرواہی سے کرتے تھے، وہ یا تو پرائیویٹ ٹیوشن دیتے تھے یا پھر ملازمت کے ساتھ اپنے ٹیوشن سینٹر بھی چلاتے تھے۔

زندگی اور موت۔۔۔اور امتحان

خراب گریڈ کی وجہ سے اکثر طلبہ اپنے لیے مخصوص کیریئر کا انتخاب نہیں کر سکتے مثلاً سائنس کے مضمون میں خراب نمبر آنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کبھی ڈاکٹر یا انجینئر نہ بن سکیں گے۔ اس لیے اس میں چنداں حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ، چونکہ امتحانوں کے دوران 'آپ کی زندگی داؤ پر لگی ہوتی ہے'، اس لیے دھوکہ اور فریب سے کام لینے کی صورت حال ہمیشہ رہتی ہے۔ چنانچہ ہمیں یہ کہانیاں بھی سننے کو ملتی ہیں کہ امتحان کی نگرانی کرنے والے افراد رشوت لیتے ہیں یا پھر نقل کرنے کی نت نئی ترکیبیں ڈھونڈی جاتی ہیں۔

مجھ سے کیا سیکھنے کی توقع کی جاتی ہے؟

عام طور پر امتحانوں کے نتیجے میں بحیثیت مجموعی علم و آگہی میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوتا بلکہ مختصر دورانیے کے امتحان کے نتیجے میں خوف، اضطراب، دباؤ اور غیر صحت مند مقابلے کا ایک کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

جن طلبہ کا انٹرویو لیا گیا ان کا عام خیال یہ تھا کہ امتحان کی تیاری کرتے وقت کسی قسم کی پیشگوئی نہیں کی جا سکتی، امتحانات کے طریقوں میں تنوع یا ورائٹی کی کمی ہوتی ہے اور امتحان سے پہلے، امتحان کے دوران اور اس کے بعد اساتذہ سے ملنے والی مدد بھی ناموزوں ہوتی ہے۔ ان کی حتمی رائے یہ ہے کہ اسکولوں کے امتحان سے نہ تو طلبہ کی علمی صلاحیت اور نہ ہی اس کی عملی افادیت کا صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے بلکہ امتحان اس بات کا ہوتا ہے کہ طلبہ کی یادداشت کا کیا معیار ہے، وہ مقررہ وقت میں امتحانی پرچہ مکمل کر سکتے ہیں یا نہیں اور ان سب چیزوں کا دباؤ برداشت کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوتے ہیں۔ مدیحہ کے مطابق جو اس سروے میں شریک تھیں، 'امتحان دینے کی حد تک میں ایک اچھی طالبہ تھی چنانچہ میں ہمیشہ اچھا امتحان دیا کرتی تھی لیکن، جہاں تک سیکھنے کا تعلق ہے میں نے کچھ زیادہ نہیں سیکھا'۔

طلبہ کا نقطۂ نظر: جانچ کس طرح ہونا چاہیے

* طلبہ نے امتحانوں کے متبادل نظام سے مطابق بہت سی تجاویز پیش کیں وہ تجاویز پیش کی جا رہی ہیں جن کے بارے میں اکثریت متفق تھی۔
* مسلسل جانچ (Formative Assessment) ایک تسلسل کے ساتھ لی جائیں اور فائنل گریڈ میں طلبہ کی پورے سال (صرف امتحان نہیں) کی کارکردگی کا زیادہ فیصد شامل ہو۔
* جانچ کثیر الجہتی ہونا چاہیے۔ امتحان اس طرح کا ہو کہ وہ علمی صلاحیت اور دیگر متعلقہ مہارتوں کی جانچ کریں۔ بجائے اس کے کہ طلبہ کے امتحان دینے کی کتنی صلاحیت جانچی جائے۔
* مواد کو چھوٹے ٹکڑوں میں، جو کرنے میں آسان ہو، تقسیم کر کے سوالات پوچھے جائیں۔
* روایتی طریقہ کم سے کم استعمال کیا جائے۔
* امتحانات 360 ڈگری کے طریقۂ کار کے مطابق ہوں یعنی ایک دائرہ کی شکل میں۔ یعنی طلبہ اپنی ذاتی جانچ کریں، ان کے ہم جماعت آپس میں ایک دوسرے کی جانچ کریں، اساتذہ اپنے طلبہ کو اور طلبہ بھی اساتذہ کو جانچیں۔
* طالبعلم۔ استاد کا تناسب کم ہو تا کہ طلبہ اور اساتذہ دونوں ہی انفرادی تجزیہ سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔
* زبانی جانچ زیادہ ہو تا کہ طلبہ اپنی معلومات کو مختصراً بیان کر سکیں۔ یہ عمل طلبہ اور اساتذہ دونوں ہی کے لیے کم تھکا دینے والا بھی ہوگا۔
* دیکھو اور بتاؤ (show-and-tell presentations) کی طرح کے عملی مظاہرے/پیشکش زیادہ ہوں۔ اس سے طلبہ کو زیادہ موقع ملتا ہے کہ وہ اپنی معلومات اپنے گروپ سے شیئر کر سکیں۔
* جماعتی سرگرمیوں میں شمولیت کو طلبہ کے فائنل گریڈ کا جائز حصہ تصور کیا جائے۔

* کھلی کتاب کے ٹیسٹ (Open-book tests) یعنی کتابیں سامنے رکھ کر امتحان لیا جائے اس کی وجہ سے زور یاد رکھنے کی صلاحیت پر نہیں بلکہ اس بات پر ہوگا کہ تجزیہ کرنے اور اسے استعمال کرنے کی صلاحیت کا معیار کیا ہے۔
* عملی مثالوں (case studies) کو فروغ دیا جائے کیونکہ ان سے تھیوری پر عمل کرنے کا جائزہ لیا جاتا ہے۔
* جماعتی پروجیکٹس (in-class projects) کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ یہ طلبہ کو انتخاب کرنے، متعلقہ معلومات پر تحقیق کرنے اسے قابل فہم شمولیتی طریقے سے دوسروں تک پہنچا سکیں۔
* لامحدود جوابات والے سوالات اس نوعیت کے ہوں جو طلبہ میں سوچنے اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت کو ابھاریں نہ کہ وہ معلومات یاد کر کے جوں کی توں دہرا دیں۔
* طلباء کو اس بات کا موقع فراہم کیا جائے کہ وہ اپنی جانچ کے طریقۂ کار کو خود منتخب کر سکیں۔
* فنون لطیفہ یا تخلیقی آرٹ (creative art form) جیسے ڈرامہ کے ذریعے طلبہ کو اس بات کا موقع فراہم کیا جائے کہ وہ اپنی عملی صلاحیتوں کا اظہار کر سکیں۔

امتحان کے بعد اساتذہ کی ذمہ داریاں:

* طلبہ کی گریڈنگ کرتے وقت ایک استاد کو انصاف اور یکسانیت سے کام لینا چاہیے۔
* حقدار طلبہ کو گریڈ دیتے وقت کھلے دل سے کام لیں اور ان کے نمبر محض اس بنیاد پر 'کم' نہ کریں کہ اس سے طلبہ احساس برتری کا شکار ہو جائیں گے۔
* ہر طالبعلم کی کارکردگی کو جانچتے وقت ایسے پہلو تلاش کریں جن کی تعریف کی جا سکے۔
* طلبہ کو اپنی صلاحیتیں بہتر بنانے کے لیے بامعنی اور واضح تجاویز اور مشورے دیے جائیں نہ کہ 'محنت کی ضرورت ہے' یا 'بہتر کام کرنے کی ضرورت ہے' جیسے مبہم مشورے۔
* سب کے سامنے نتائج کا اعلان نہ کیا جائے۔
* نتائج کی بنیاد پر طلبہ کو مدد/معاونت فراہم کی جائے۔

'جب میں نے امتحان کا پرچہ دیکھا تو میرا دماغ ماؤف ہو گیا اور میں سب کچھ بھول گیا۔'

یہ الفاظ صائم* کے ہیں جو ایک پرائیویٹ اسکول میں پانچویں جماعت کا طالب علم ہے۔ جب ہم نے اس سے امتحان کے خوف کے بارے میں سوال کیا تو اس نے ہمیں اپنی کہانی سنائی۔

'میرا جغرافیہ کا پرچہ تھا جس کی میں تیاری نہیں کر پایا تھا۔ غلطی میری ہی تھی کیونکہ ان دنوں میں اپنے ایک کزن کی شادی میں مصروف تھا۔ لیکن اس کے بعد میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ کسی طرح سے بھی جائز نہیں تھا۔ امتحان سے پہلے میں خاصا پریشان تھا کیونکہ میں نقشوں کے معاملے میں کافی کمزور ہوں۔ جب میں نے امتحان کا پرچہ دیکھا تو میرا دماغ ماؤف ہو گیا اور میں سب کچھ بھول گیا، حتیٰ کہ مجھے وہ باتیں بھی یاد نہ رہیں جو میں نے اپنی کلاس میں سیکھی تھیں۔ میں نے علامتوں (symbols) کی جگہ خود ساختہ اصطلاحات لکھ ڈالیں اور نقشہ کی پیمائش بھی غلط کی۔ جب ٹیچر ہمارے امتحانی پرچے واپس کر رہی تھیں تو میرے دل میں ہول اٹھ رہا تھا۔ جب انہوں نے سارے پرچے واپس کیے تو مجھے ۲۰ میں سے ۳ نمبر ملے تھے۔ پھر ہماری ٹیچر نے کہا کہ میں آپ کو ایک پرچہ مثال کے طور پر دکھاؤں گی جس سے آپ کو پتہ چلے گا کہ کس طرح کا جواب نہیں دینا چاہیے۔ انہوں نے جو پرچہ سب کو دکھایا وہ میرے جوابی پرچہ کی فوٹو کاپی تھی! پہلے تو مجھے یقین نہ آیا کیونکہ اس پر سے میرا نام ہٹا دیا گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود ساری جماعت سمجھ گئی کہ وہ پرچہ میرا ہے۔ میں نے اپنی ہتک محسوس کی۔ یہ میرے لیے ایک ڈراؤنا خواب تھا۔ میں چاہتا تھا کہ وہاں سے غائب ہو جاؤں کیونکہ سب مجھے دیکھ رہے تھے اور مجھ پر ہنس رہے تھے۔ میری ٹیچر میرا پرچہ پڑھ کر سنا رہی تھیں اور ساتھ ہی طنزیہ فقرے بھی ادا کر رہی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ 'خراب گریڈ' ہی میرے لیے کافی سزا تھی۔ مجھے واقعی افسوس ہو رہا تھا کہ میں نے محنت کیوں نہیں کی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میرا پرچہ سب کے سامنے اس طرح سے گھمایا جائے۔ یہ انتہائی نامناسب تھا۔ اس کے بعد مجھے اپنی ٹیچر سے نفرت ہوگئی اور اب میں جغرافیہ سے بھی نفرت کرتا ہوں۔'

Saim's Geography Nightmare

'مجھے اپنی ٹیچر سے نفرت ہوگئی
اور اب میں جغرافیہ سے بھی نفرت کرتا ہوں۔'

(*نام تبدیل کر دیا گیا ہے)

ہم اپنے اسکول کے زمانے سے مختلف قسم کے رسمی ٹیسٹ اور امتحانات دیتے آئے ہیں۔ حاصل شدہ نمبر اسکور اور گریڈ سے ہمیں یہ تو پتا چلتا ہے کہ ہم نے کیا سیکھا لیکن کیا وہ نمبر، اسکور یا گریڈ ہمیں واقعی بتاتے تھے کہ ہم نے کیسی کارکردگی کا مظاہرہ کیا مثلاً اگر ہم نے زبان کے مضمون میں ۱۰۰ میں سے ۸۰ نمبر حاصل کئے تھے تو کیا ہمیں اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آیا ہم نے گرامر کا کام اچھا کیا، تخلیقی کام اچھا تھا یا جملے اچھے بنائے تھے؟ یا باقی کے ۲۰ نمبر ہمیں کیوں نہیں دیئے گئے؟ کیا ہمیں اس بات کا پتا چلتا تھا کہ ہمیں اپنی گرامر، ہجے یا جملے صحیح کرنے کے لئے محنت کی ضرورت ہے یا ہم اور کہاں کمزور ہیں۔

ہمیں اب یہ معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کے رسمی ٹیسٹ اور امتحانات چھوٹے بچوں کی صلاحیت جانچنے کے لئے مناسب نہیں ہیں۔ ممکن ہے کہ کچھ بچے ایک مخصوص وقت میں امتحان دیتے ہوئے خاص اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہ کرپائیں۔ ہوسکتا ہے کہ بچہ امتحان کی زبان سے واقف نہ ہو، جھجک رہا ہو، نئے ماحول میں خوفزدہ ہو، امتحان کے دن تھکا ہوا ہو، بوریت کا شکار ہو یا بیمار ہو۔ اگر ان وجوہات میں سے کسی ایک کی بھی وجہ سے بچہ امتحان میں صحیح کارکردگی کا مظاہرہ نہ کرپائے تو ہوسکتا ہے کہ استاد ایسے بچوں کے نام کے ساتھ لیبل یا ٹھپّہ لگادے کہ یہ تو سست، کند ذہن یا کمزور۔ ہوسکتا ہے کہ بعد میں یہ لیبل بدلنا ممکن نہ رہے جو بچے کے لئے نقصان دہ ہو۔

ٹیسٹ اور آزمائشوں کے نتائج سے ہم عموماً بچوں کا آپس میں موازنہ کرنے لگتے ہیں جو بچوں کے لئے نہایت ہی نامناسب عمل ہے۔ یہ موازنہ بالکل ہی بے معنی ہے کیونکہ ہر بچے کے سیکھنے کی رفتار منفرد اور مختلف ہوتی ہے۔ یہ موازنہ درحقیقت ایسے بچوں کے لئے نقصان دہ ہوسکتا ہے جن کے نمبر کم آئے ہوں اور انہیں یہ محسوس کرایا جاسکتا ہے کہ وہ ناکام یا فیل ہیں جبکہ ان کی نشوونما ٹھیک ہورہی ہے اور وہ جلد ہی اپنی سیکھنے کی رفتار سے اپنے ساتھی بچوں کے برابر ہوجائیں گے۔ بحثیت استاد ہمیں چاہیے کہ ای سی ای نصاب کے مقاصد پورے کریں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ مقاصد بغیر کسی معیاری ٹیسٹ یا امتحان کے کیسے حاصل کیے جائیں؟ یہ سب حاصل کرنے کے لیے ہمارے سکھانے کا طریقہ کار موثر ہونا چاہیے۔ سکھانے کا طریقہ کار موثر کرنے کے لئے ہمیں بچوں کو مختلف سرگرمیاں اور تجربات کرنے کے مواقع دینا چاہیے جن سے وہ بہتر انداز میں سیکھ سکیں۔ ہمارے لیے سب سے اہم بات یہ ہونی چاہیے کہ ہم کب اور کون سے تصورات اور مہارتیں بچوں کو سکھائیں۔ ہمیں سوچ سمجھ کر اپنی منصوبہ بندی میں ایسی سرگرمیاں اور تجربات شامل کرنا چاہئے جو بچوں کی نشوونما کے اگلے دور کے لیے مفید ہوں۔

ہم مسلسل پورے سال مشاہدہ کرکے بچوں کی کارکردگی اور نشوونما کے ادوار کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ ان کی کارکردگی کا موازنہ ان کی ہی پچھلی کارکردگی سے کرنا چاہیے نہ کہ دوسرے بچوں کی کارکردگی سے۔ بچے کی ترقی کے نتائج کی مدد سے کمرۂ جماعت کے مستقبل کی منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ اس کام میں ریکارڈ رکھنے کی صورت میں باقاعدہ مشاہدہ آپ کے لیے فائدہ مند ہوگا۔ ریکارڈ رکھنے سے آپ:

- ہر بچے کے حاصل کردہ علم اور نشوونما کا اندازہ لگاسکتی ہیں۔ پھر اس معلومات کو اگلے مرحلے کی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی میں استعمال کرسکتی ہیں
- بچے کی ترقی کے معیار کا اندازہ لگاسکتی ہیں
- مشکلات کی تشخیص بھی کرسکتی ہیں اور خصوصی ضروریات کے حامل بچوں کی نشاندہی بھی
- ان کاموں کا ریکارڈ رکھ سکتی ہیں جو مکمل ہوچکے ہیں
- والدین سے ان کے بچوں کی ترقی کے بارے میں بات کرسکتی ہیں
- صدر معلّمہ اور سپروائزر کو بچوں کی ترقی سے باخبر رکھ سکتی ہیں
- اگلے درجے یعنی جماعت اول کے استاد کو بچوں کی کارکردگی سے آگاہ کرسکتی ہیں

بچے کا جائزہ اور ریکارڈ رکھنا

کچی جماعت کے استاد کی حیثیت سے آپ مختلف سرگرمیوں میں مصروف بچوں کا مشاہدہ کریں۔ بعض اوقات کسی سرگرمی میں مصروف بچوں کا فاصلے سے کھڑے ہو کر مشاہدہ کریں اور اکثر خود بھی سرگرمیوں میں شریک ہوں۔ بچوں کی سرگرمی میں مستعدی سے شامل ہونا ان کے نتائج نکالنا اور ساتھ ہی ہر بچے کا انفرادی مشاہدہ کرنا یہ سب آسان کام نہیں لیکن یہ مہارت آپ کو اپنے اندر پیدا کرنی ہے۔ مشاہدے میں آپ کیا دیکھیں گی؟ بچوں کے مشاہدہ اور جانچ کے دوران آپ سیکھنے اور نشوونما کے مختلف پہلوؤں یعنی زبان اور خواندگی اعدادشماری اور زندگی کی مہارتیں کے خصوصی تعلیمی حاصلات ذہن میں رکھیں۔ مشاہدہ کا باقاعدہ ریکارڈ رکھنے سے آپ کے ذہن میں ہر بچے کی ایک مکمل اور واضح تصویر بن جائے گی اور ریکارڈ رکھنے کا یہ عمل آپ کو بچے کے سیکھنے اور نشوونما کے تمام پہلوؤں سے باخبر رکھے گا۔ جائزے اور ریکارڈ رکھنے کے درج ذیل طریقہ کار پر آپ کو عمل کرنا ہے۔

بچوں کی ترقی کی جائزہ فہرست

ایک رجسٹر میں زبان اور خواندگی، اعدادشماری اور زندگی کی مہارتیں کے حوالے سے دیے گئے خصوصی تعلیمی حاصلات کو دیکھتے ہوئے ہر بچے کی ماہانہ جائزہ فہرست ضرور بنائیں۔ اس رجسٹر میں آپ کسی بھی بچے سے متعلق کوئی بھی یادگار واقعہ یادداشت کے طور پر چاہیں تو لکھ سکتی ہیں۔ مہینے کے آخری ہفتے جب آپ اپنے روزانہ کے معمولات شروع کریں تو آپ کا یہ رجسٹر آپ کے قریب ہی ہونا چاہیے تاکہ آپ اپنی جماعت کے بچوں کا مشاہدہ کرسکیں اور اسے رجسٹر میں لکھ سکیں۔ اگر آپ ایک دن میں پانچ سے چھ بچوں کا مشاہدہ اور ریکارڈ کر پاتی ہیں تو آپ ہر مہینہ بہ آسانی پوری کلاس کا مشاہدہ کر کے اس کا ریکارڈ رکھ لیں گی۔ شروع میں یہ ایک مشکل عمل ہوسکتا ہے لیکن تھوڑی سی مشق کے بعد یہ کام مشکل نہ رہے گا اور جلدی ہی آپ کو اس کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو جائے گا۔

بچوں کے کام کا پورٹ فولیو (portfolio)

تعلیمی سال کے شروع میں ہر بچے کے لیے ایک پورٹ فولیو (فائل یا فولڈر) بنائیں۔ پہلے صفحے پر ہر بچے کا پورا نام، والد کا نام، پتا، تاریخ پیدائش، تاریخ داخلہ اور دیگر معلومات جو آپ کے خیال میں ضروری ہوں لکھ لیں۔ اس پورٹ فولیو میں ہر بچے کے آرٹ ورک، زبان و خواندگی، اعدادشماری سے متعلقہ کام کے پرچے لگا کر رکھیں۔ بچے کے ہر پرچے پر اس کا نام اور کیے گئے کام کی تاریخ صاف الفاظ میں درج ہونی چاہیے۔ یہ پورٹ فولیو بچوں کی اس ترقی کا اندازہ لگانے میں آپ کو مدد دے گا جو انھوں نے آرٹ ورک، لکھائی اور اعدادشماری سے متعلق تصورات کے حوالے سے کی ہوگی۔
سال کے اختتام پر جب بچے اپنے پورٹ فولیو اپنے گھر لے جانے لگیں تو بچوں کو ان پر رنگ کرنے یا تصاویر چپکا کر سجانے کی اجازت دیں۔

والدین کے لیے ترقی رپورٹ

ہر ٹرم کے ختم ہونے پر اپنے بچوں کی ترقی کا جائزہ لینے کے لیے والدین کی میٹنگ کریں۔ آپ انہیں پورٹ فولیو کی مدد سے بتائیے کہ بچے نے کیا سیکھا۔ آپ سال میں دو مرتبہ بچے کی ترقی رپورٹ مکمل کریں اور والدین کو دکھائیں۔ یہ رپورٹ خصوصی تعلیمی حاصلات کی بنیاد پر بنی چاہیے۔ آپ کے اور صدر معلّمہ کے لیے ایک نمونہ دیا جا رہا ہے۔ آپ بچے کی ترقی سے متعلق کوئی فیصلہ کرنے کے لیے اپنے مشاہدات، ماہانہ جائزہ فہرستیں اور پورٹ فولیو میں رکھے گئے بچوں کے کام سے مدد لیں۔

کارکردگی اور مانیٹرنگ کی جائزہ فہرست

ایک جائزہ فہرست آپ کو دی جارہی ہے تاکہ والدین کو دکھانے کے لیے آپ کو یاد رہے کہ آپ کو کیا کرنا ہے اور کون سے ریکارڈ رکھنے ہیں۔

١	☐	ہر مہینے کے مشاہدے کی جائزہ فہرست پر کی جا چکی ہے
٢	☐	جہاں ضرورت تھی بچے کے بارے میں خصوصی تبصرہ لکھا جا چکا ہے
٣	☐	میں نے ماہانہ بنیاد پر بچوں کے پورٹ فولیو میں ان کے کام کے نمونے ڈال دیئے ہیں
٤	☐	میں ہر بچے کی انفرادی ترقی سے پوری طرح باخبر ہوں
٥	☐	میں بچوں کو پیش آنے والے مشکلات سے واقف ہوں
٦	☐	ان بچوں کے لیے جنہیں مشکلات کا سامنا ہے میں نے خصوصی تعلیمی منصوبہ بندی کر لی ہے اور ان پر عمل بھی ہوگیا ہے
٧	☐	میں نے والدین کو ان کے بچوں کی ترقی کے بارے میں معمول کے مطابق بتا دیا ہے
٨	☐	میں نے جہاں محسوس کیا والدین کی رہنمائی کی

ماخوذ:

'مضبوط بنیادیں' کچی جماعت کی اساتذہ کے لیے رہنما کتابچہ

ٹیچرز ریسوس سینٹر

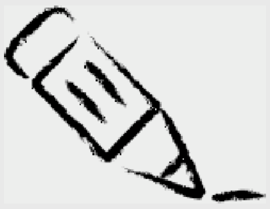

ضرورت ہے!

علم و عمل کے لئے لکھیئے۔

آپ میں سے بہت سے لوگوں نے علم و عمل سے متعلق سروے کا جواب دیا اور ہمارے لیے کچھ لکھنے کی خواہش بھی ظاہر کی۔ ہم آپ کی جانب سے بھیجی گئی تمام موزوں تحریروں کے منتظر ہیں، خصوصاً کسی مخصوص عنوان کے تحت بھیجے گئے آرٹیکل جو مختلف درجوں کے لیے کمرۂ جماعت کی سرگرمیوں پر مشتمل ہوں۔ ان میں آپ کے مشورے/ٹوٹکے، ہدایات، کہانیاں، آزمودہ تجربات، 'میں نے یہ کیسے کیا! ترغیبی آرٹیکل، اور دیگر مضامین جن کی مدد سے ہمارے قارئین خصوصاً اساتذہ معلومات حاصل کرسکیں شامل ہوسکتے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے اگلے شمارے 'تدریس بحیثیت پیشہ' کے لیے کچھ مضامین اور آرٹیکلز ہمیں ارسال کریں۔ ہم ایسے مضامین کے منتظر ہیں جو اس عنوان کے تحت ہمارے ماحول کے مطابق ہوں۔ لیکن، اگر آپ اس کے علاوہ کچھ اور لکھنا چاہتے ہیں تو آپ بلا جھجک ایسا کرسکتے ہیں۔

ہمیں ilmoamal@trconline.org پر ای میل کریں، پھر ہم مضامین بھیجنے کے سلسلے میں آپ کو کچھ ہدایات بھیجیں گے تاکہ آپ کو شروع کرنے میں مدد مل سکے۔ اپنے مضامین اسی پتے پر ای میل کریں یا پھر مندرجہ ذیل پتے پر ارسال کریں۔

Teachers' Resource Centre, C-121, 2nd Floor, Ehtesham Centre, DHA Phase 1, Karachi - 75500, Pakistan.

مستند جانچ ایک جاری عمل ہے جس میں ذاتی اور بیرونی جائزہ شامل ہوتا ہے۔

مستند جانچ تعلیمی مقاصد کی پیائش کا وہ ذریعہ ہے جس میں تعلیمی حاصلات ممکنہ حد تک براہ راست، واضح اور ایک نکتہ پر مرتکز رہتے ہوئے جانچے جاتے ہیں۔ مستند جانچ قابل پیائش معیاری اصولوں پر پوری اترتی ہے اور اسے اس لئے تشکیل دیا گیا ہے تاکہ واقعاتی معلومات، اعلیٰ فہم وادراک، عام معلومات اور متعلقہ مہارتوں کے درمیان ربط پیدا کرنے کی اہمیت کو فروغ دیا جا سکے۔ مستند جانچ کی بنیاد عموماً اس کام پر ہوتی ہے جس میں طلبہ سے امید کی جاتی کہ وہ اس کام میں اپنی معلومات اور مہارتیں استعمال میں لائیں گے۔ مستند جانچ میں متوقع کارکردگی کی مدد سے تعلیمی سرگرمیاں تشکیل دی جاتی ہیں اور ہدایات سے بھی پہلے طلبہ پر واضح ہوتی ہیں۔ درحقیقت مستند جانچ ایک جاری عمل ہے جس میں ذاتی اور بیرونی دونوں طرح کا جائزہ شامل ہوتا ہے اور تمام معلومات کی بتدریج مکمل دستاویز مرتب کی جاتی ہے۔ روایتی جانچ اور مستند جانچ میں کئی واضح فرق دیکھے جا سکتے ہیں لیکن جانچ کا نمونہ خواہ کوئی بھی ہو، دونوں باصلاحیت اور باخبر طلبہ پیدا کرنے کے سلسلے میں اپنی جگہ اہم ہیں۔

روایتی جانچ	مستند جانچ
۔ عموماً زبردستی کی بلا انتخاب، تحریر کردہ پیائش یا امتحان پر انحصار کیا جاتا ہے	۔ مختلف اقسام کے تحریری امتحانات / پیائش اور کارکردگی پر انحصار کیا جاتا ہے
۔ درست جوابات کا رٹا لگانے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے	۔ درست جواب تک پہنچنے کے لئے ممکنہ جوابات سوچنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے
۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ معلومات کی یاد رکھنے کی صلاحیت پیائش کی جائے	۔ بامعنی مہارتیں پروان چڑھانا مقصود ہوتا ہے
۔ جانچ نصاب کے تحت ہوتی ہے	۔ نصاب جانچ کی روشنی میں تشکیل پاتا ہے
۔ معلومات بڑھنے پر زور ہوتا ہے	۔ حقیقی دنیا کے کاموں میں مہارت یقینی بنانے پر زور ہوتا ہے
۔ سیکھنے کے عمل میں 'کیا' پر زور ہوتا ہے	۔ سیکھنے کے عمل میں 'کیسے' پر زور ہوتا ہے
۔ ایک مخصوص وقت میں طلبہ کو سرسری معلومات حاصل ہوتی ہے	۔ سیکھی گئی معلومات کا حصول مختلف اوقات میں ممکن ہوتا ہے
۔ مقابلے کو فروغ دیا جاتا ہے	۔ تعاون کو فروغ دیا جاتا ہے
۔ کسی ایک مہارت میں کامیابی مقصود ہوتی ہے	۔ طلبہ کو حقیقی دنیا میں پیش آنے والے غیر معمولی مسائل کے لئے تیار کرنا مقصد ہوتا ہے
۔ مکمل حاصل شدہ مجموعی نتائج کو فوقیت دی جاتی ہے	۔ سیکھنے کے عمل، ترتیب اور حاصل شدہ صلاحیتوں کو فوقیت دی جاتی ہے

کمرہ جماعت میں مستند جانچ استعمال کرنا: چند تجاویز

اگر اپنی جماعت کے لئے مستند جانچ استعمال کرنے کا ارادہ ہے تو سب سے زیادہ اہمیت تعلیمی مقاصد کی پیائش کو دینا ہوگی۔ کچھ مقاصد ایسے ہونگے جن کے لئے تحریری پیائش سب سے زیادہ مستند جانچ ہو سکتی ہے، کچھ مقاصد ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کے لئے جانچ کے مختلف طریقوں کا مجموعہ مناسب رہے گا۔ مستند جانچ کی تشکیل یا اس پر عمل کرنے کے حوالے سے کوئی خاص اصول رائج نہیں ہے۔ جانچ پر عمل کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ جانچ کے منفرد اور تخلیقی طریقے اپنائیں۔ مندرجہ ذیل تجاویز اس لئے دی جا رہی ہیں کہ خصوصی تعلیمی مقاصد کے لئے مستند جانچ کے اچھوتے طریقوں پر عمل کیا جا سکے۔ مستند جانچ میں ذاتی جانچ اور تجزیہ کرنے کے مواقع شامل ہونا چاہیے۔

۱۔ کارکردگی کی جانچ

کارکردگی کی جانچ مختلف شعبوں میں طلبہ کی مہارتیں استعمال کرنے کی صلاحیت کی پیائش کرتی ہے۔ کارکردگی کی جانچ اس وقت سودمند ثابت ہوتی ہے جب تعلیمی مقاصد کا ہدف صرف تعلیمی مواد کے کسی خاص حصے یا رویوں میں بہتری ہو۔

۲۔ پورٹ فولیو

پورٹ فولیو طلبہ کے کاموں کا وہ مجموعہ ہے جو مختلف اوقات میں اکٹھا کیا گیا ہو۔ پورٹ فولیو سے طالب علم کی کارکردگی میں بہتری سے متعلق معلومات مہیا ہوتی ہے اور اس دستاویز سے طلبہ میں ذاتی تجزیہ، اعادہ اور حتمی نتائج یکجا کرنے کی صلاحیتیں بہتر ہوتی ہیں۔ طلبہ کی کارکردگی سامنے لانے کے علاوہ پورٹ فولیو ان کی عزت نفس، ترغیب اور کوشش جیسی صلاحیتیں پروان چڑھانے میں بھی مددگار ہو سکتے ہیں۔

۳۔ گروپ میں کام

گروپ میں تفویض کردہ کام سے طلبہ کے رویوں، تعاون کی صلاحیت اور مسائل حل کرنے میں تصورات ومہارتوں کے استعمال کو بہتر انداز سے جانچا جا سکتا ہے۔

۴۔ مختصر تحقیق

مختصر تحقیق سرگرم طریقوں سے تھیوریز اور تصورات وخیالات پر تحقیق کرنے اور انہیں کھوجنے کے لئے تشکیل دی جاتی ہے۔ اس قسم کی تحقیقات دراصل تصورات پر عبور، انہیں بیان کرنے، تجربات میں استعمال کرنے اندازہ لگانے یا پیشگوئی کرنے کی مہارتوں کی پیائش کرتی ہیں۔ مختصر تحقیقات معلومات یاد رہ جانے اور وقت پر استعمال کرنے سے کہیں زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔

۵۔ ذاتی جانچ

ذاتی جانچ اپنی کارکردگی جانچنے کا بہترین طریقہ ہے۔ ذاتی جانچ کا مقصد اپنی کارکردگی کے حوالے سے تجزیہ اور اعادہ کرنے کی مہارتیں پروان چڑھانا ہے۔

کسی مہارت کی مشق یا اسے استعمال کرنے کے لئے طلبہ کی مدد کرنے کے سلسلے میں پراجیکٹس بہترین آلہ ثابت ہوسکتے ہیں۔ عذرا عقیل بتاتی ہیں کہ پراجیکٹس کی موثر جانچ کس طرح سے کی جاسکتی ہے۔
پراجیکٹ پر مشتمل سیکھنے کا عمل تدریس کا مکمل طریقۂ کار ہے۔ طلبہ پراجیکٹس میں شامل ہوتے ہیں اور ریاضی، لسانیات، فنون لطیفہ، جغرافیہ، سائنس اور ٹیکنالوجی کی مختلف مہارتوں کی مشق کرتے ہیں۔

کسی موضوع کا انتخاب کرنے کا طریقہ مختلف مضامین مربوط کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ ایک کمرۂ جماعت میں، ایک موضوع استعمال کرتے ہوئے سائنس، زبان آرٹ، سوشل اسٹڈی اور ریاضی کے تصورات میں ربط پیدا کیا جاتا ہے۔ طلبہ اس قابل ہوجاتے ہیں کہ حاصل ہونے والی معلومات میں ربط اور تعلق پیدا کرسکیں اور اسے سمجھ سکیں۔

مربوط کرنا پڑھانے کا ایک فلسفہ ہے جس میں کسی ایک موضوع یا عنوان کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف مضامین سے مواد حاصل کیا جاتا ہے۔ بجائے اس کے کہ ایک مضمون ریاضی یا سوشل اسٹڈی علیحدہ پڑھایا جائے، مثلاً، ایک کلاس سمندر کے بارے میں پڑھنا چاہتی ہے۔ طلبہ سمندر کے مختلف حصوں کی گہرائی معلوم کرنے کے لئے ریاضی کا استعمال کریں گے اور سمندر کے قریب اور دور کے علاقوں کی آبادی کے رہن سہن میں فرق سمجھنے کے لئے وہ سوشل اسٹڈی کا استعمال کریں گے۔

کسی بھی موضوع کو موثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ بنیادی تصور میں سے کئی نظریات ابھریں۔ اس میں تین سے پانچ ایسے موضوعات (یا اہم سوالات) ہونا ضروری ہیں جو استاد چاہتا ہے کہ طلبہ ان کے بارے میں سیکھیں۔ اور موضوع تک پہنچنے کے لئے مختلف اقسام کی سرگرمیوں کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ روایتی طریقۂ کار سے ہٹ کر طلبہ کی معلومات میں موثر اضافہ کیا جاسکے۔

غیر رسمی جانچ کا طریقہ

جب تک کہ طلبہ زیادہ تر گروپ میں اور اپنی مرضی اور سہولت سے کام کررہے ہوں گے، اس وقت جانچ کے طریقۂ کار غیر رسمی ہونا ضروری ہیں۔ غیر رسمی جانچ کے لئے ایسے طریقوں کا استعمال ضروری ہے جنہیں بہ آسانی کمرۂ جماعت کے معمولات اور تعلیمی سرگرمیوں میں شامل کیا جاسکے۔ اس قسم کی جانچ کا استعمال تدریسی وقت میں خلل ڈالے بغیر کبھی بھی کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ غیر رسمی جانچ غیر اہم نہیں ہے۔ اس کے ذریعے سے گریڈ یا عمر سے بالاتر ہوکر طلبہ کی انفرادی خوبیوں اور ضروریات کی نشاندہی ممکن ہوتی ہے۔

منظم اور غیر منظم جانچ

غیر رسمی جانچ کے دو طریقے ہیں: غیر منظم (مثلاً، طلبہ کے کام کے نمونے، جرنل) اور منظم (چیک لسٹ، مشاہدات) عام طور سے غیر منظم جانچ کے طریقے زیادہ سودمند ثابت ہوتے ہیں، لیکن اکثر نمبر دینا یا تجزیہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ پھر بھی ان کی مدد سے بچوں کی مہارتوں سے متعلق مفید معلومات حاصل ہوتی ہے، خصوصاً زبان کے مختلف پہلوؤں میں مہارت۔

طلبہ کی کارکردگی کا مشاہدہ کرتے ہوئے پراجیکٹس کی جانچ کی جاسکتی ہے۔ بحیثیت استاد آپ کو ان مقاصد کی نشاندہی کرنا ہوگی جو آپ کے طلبہ وقت کے ساتھ سیکھیں گے۔ اس کے بعد ان مقاصد کی روشنی میں آپ طلبہ کی کارکردگی کی پیمائش کریں گے، اور پھر اسی حوالے سے اپنی تدریس کی منصوبہ بندی کریں گے۔ اس طرح کارکردگی کا مشاہدہ طلبہ کے سیکھنے کے عمل کو بڑھائے گا۔

اگر غیر رسمی جانچ احتیاط سے کی جائے تو اسے مستقل اور ہم آہنگی سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔
غیر رسمی جانچ سے حاصل ہونے والی معلومات سے آپ کو فیصلہ کرنے میں مدد ملے گی کہ:

- آئندہ کا طریقۂ کار کیا ہونا چاہیے جس سے کہ طلبہ کی تدریسی ضروریات پوری ہوں
- طلبہ کو گروپ میں کس طرح سے تقسیم کیا جائے کہ ہر طالبعلم تک ہدایات صحیح طرح سے پہنچ جائیں
- کیا ہدایات مناسب رفتار سے دی گئی ہیں
- کیا طلبہ کو انفرادی معاونت کی ضرورت ہے

غیر رسمی جانچ منظّم کرنے اور کارکردگی کے مشاہدے سے اساتذہ کو ایسی مفید معلومات مہیا ہوگی جس سے انہیں ہر طالبعلم کی انفرادی خوبیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کرنے میں مدد ملے گی۔

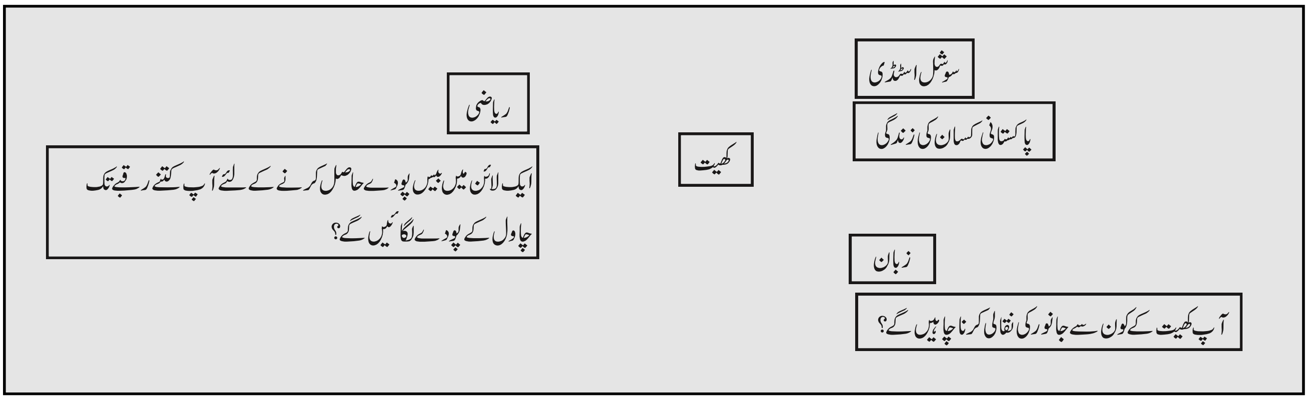

ذاتی جانچ

چیک لسٹ، جیسا کہ ذیل میں دی جارہی ہے پراجیکٹ سے متعلق معلومات حاصل کرنے میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ طلبہ کو اپنی ذاتی جانچ کرنے کے لئے یہ چیک لسٹ دی جاسکتی ہے۔

- ( ) میری لکھائی پڑھی جاسکتی ہے۔
- ( ) میں نے ہر لفظ کے درمیان مناسب جگہ دی ہے۔
- ( ) میرے جملے دائیں سے بائیں کی جانب پڑھے جارہے ہیں۔
- ( ) میرا ہر جملہ نئے انداز سے شروع ہوتا ہے۔
- ( ) ہر جملے کی بنیاد پچھلے جملے (جملوں) پر ہوتی ہے۔
- ( ) میرے ہر پیراگراف میں ایک مرکزی خیال ہوتا ہے۔
- ( ) میرے جملے مکمل ہیں۔

بچوں میں عزت نفس پروان چڑھانے میں والدین کا کردار

بہت سے والدین اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ان کے بچوں کی عزت نفس اور احساسات کا تعلق ان کی معاشرتی اور تعلیمی کامیابیوں سے جڑا ہوا ہے۔ اگر بچے تعلیمی میدان میں کامیابیاں حاصل کریں گے تو معاشرے میں خود کو بہتر انداز سے ہم آہنگ کرسکیں گے اور اپنی ذات سے متعلق اچھے احساسات رکھیں گے۔ اکثر والدین اس بات سے لاعلم ہیں کہ ان کے بچوں کی عزت نفس غیر ارادی طور پر کتنی آسانی سے مجروح ہوسکتی ہے۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ جو بچے تعلیمی کارکردگی میں کارہائے نمایاں انجام نہیں دے پاتے وہ اپنے ساتھیوں کے مقابلے میں اپنی ذات سے متعلق اچھے احساسات نہیں رکھتے۔ والدین اور اساتذہ مثبت ذاتی تصور اور عزت نفس پروان چڑھانے میں ایسے بچوں کی مدد کرسکتے ہیں۔

اپنی ذات کے بارے میں قدر اور اہمیت کے جذبات محسوس کرنے میں اپنے بچے کی مدد کریں

ریسرچ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بچے میں امید پیدا کرنے اور زندگی کی مشکلات سے نمٹنے کے لئے تیار کرنے میں کم از کم کسی ایک بالغ فرد کا ہاتھ ضرور شامل ہوتا ہے جو بچے کو اپنی ذات کے بارے میں قدر اور اہمیت کے جذبات محسوس کرنے میں مدد فراہم کرتا رہتا ہے۔ ایک ایسا فرد جو بچے کے مسائل نظرانداز نہیں کرتا، بلکہ اپنی توجہ بچے کی صلاحیتوں پر مرکوز رکھتا ہے۔ یہ کام کرنے کے لئے والدین مختلف دنوں میں گھر میں موجود ہر بچے کے لئے انفرادی طور پر الگ وقت مختص کریں۔ اگر بچہ کافی چھوٹا ہے پھر بھی والدین کے لئے یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ تم میرے لئے بہت اہم ہو، اگر میں تمہیں کہانی سنا رہا ہوں یا تمہارے لئے کچھ پڑھ رہا ہوں یا تمہارے ساتھ کھیل رہا ہوں میں تمہیں پورا وقت دوں گا چاہے فون کی گھنٹی بھی بجے میں فون نہیں اٹھاؤں گا۔ ان مختص کردہ دنوں میں ایسے کاموں اور سرگرمیوں پر توجہ دیں جن میں آپ کے بچے دلچسپی لیتے ہیں، تاکہ وہ اپنے پسندیدہ کاموں میں بہترین صلاحیت کا مظاہرہ کرسکیں۔

مسائل حل کرنے اور فیصلے کرنے کی مہارتیں پروان چڑھانے میں اپنے بچے کی مدد کریں

اعلیٰ درجہ کی عزت نفس کا تعلق خالصتاً مسائل حل کرنے کی مہارتوں سے ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ کے بچے اور اس کے دوست کے درمیان کوئی مسئلہ چل رہا ہے تو آپ اس سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ صورت حال بہتر بنانے کے لئے کچھ حل سوچے۔ اگر آپ کا بچہ فوری طور پر حل تلاش کرنے میں ناکام ہوجاتا ہے تو اس میں گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ممکنہ کئی حل پر غور کرنے میں آپ اس کی مدد کرسکتے ہیں۔ صورت حال پر بچے کے ساتھ رول پلے بھی کیا جاسکتا ہے، اداکاری کے ذریعے آپ اپنے بچے کو مسائل حل کرنے کے مراحل ہلکے پھلکے انداز میں سمجھا سکتے ہیں۔

تنقید برائے تنقید سے گریز کریں

اپنی بات اس انداز سے کہنے کے بجائے جس میں تنقید کا پہلو نمایاں ہو وہی بات زیادہ مثبت انداز سے کہی جاسکتی ہے۔ مثال کے طور پر، یہ بات اکثر نامناسب طریقے سے کہی جاتی ہے کہ 'تمہیں محنت کی سخت ضرورت ہے، اور کوشش کرو' بہت سے بچے اپنی سی کوشش کرتے ہیں اور مزید محنت کرتے ہیں، لیکن پھر بھی انہیں مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ایسی صورت حال میں آپ کو کہنا چاہیے 'ہم مل کر ایسے حل تلاش کریں گے جس سے آپ کو پڑھائی میں مدد مل سکے۔' اگر معاملہ سمجھداری سے سنبھالا جائے تو بچے زیادہ جارحیت کا مظاہرہ نہیں کرتے اور انہیں اپنی غلطی سدھارنے کا موقع اور کچھ کر گزرنے کا حوصلہ بھی ملتا ہے۔ یہ حکمت عملی مسائل حل کرنے کی مہارتیں مظبوط کرنے کے سلسلے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہے۔

ہمدردانہ رویہ اختیار کریں

بہت سے والدین، اپنی مایوسیوں کے ردّعمل میں یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ، 'تم آخر سنتے کیوں نہیں ہو؟' یا 'کبھی اپنا دماغ بھی استعمال کرلیا کرو!' اگر آپ کے بچے کو پڑھائی کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی دشواری پیش آرہی ہے تو آپ کو چاہیے کہ اس سے ہمدردی اور پیار سے پیش آئیں اور اسے بتائیے کہ آپ اس کی مشکلات کے بارے میں جانتے ہیں۔ پھر اس دشواری کو حل کرنے کے اقدامات کریں۔ اپنے بچے کو مسئلے کے ممکنہ حل سوچنے کے مرحلے میں اپنے ساتھ شامل رکھیں۔

اپنے بچے کو انتخاب کا حق دیں

انتخاب کے مواقع دینے سے بچوں کی قوت فیصلہ اور خوداعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔ بچے کو مختلف کام کرنے کے لئے انتخاب کرنے دیں، مثلاً وہ کون سا کام یا سرگرمی کب، کیسے اور کہاں انجام دینا چاہتے ہیں یا کون سی سرگرمی وہ مل جل کر بہن بھائیوں کے ساتھ یا اکیلے کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے کام کے انتخاب کے بارے میں بچے سے اسکی وجہ جانیے اور اس کے انتخاب کو سراہتے ہوئے قبول بھی کریں۔

بہن، بھائیوں کے درمیان موازنہ کرنے سے گریز کریں

یہ نہایت اہم ہے کہ بہن بھائیوں کا آپس میں موازنہ کرنے سے گریز کیا جائے اور گھر میں موجود تمام بچوں کی صلاحیتوں کو نمایاں کیا جائے اور انہیں سراہا جائے۔

بچے کی خوبیوں کو نمایاں کریں

بدقسمتی سے بہت سے چھوٹے بچے خود کو منفی زاویے سے دیکھتے ہیں، خصوصاً اسکول میں۔ اپنے بچے کی صلاحیتوں یا خوبیوں کی ایک فہرست بنائیں۔ ایک وقت میں ایک خوبی پر توجہ دیں اور بچے کی اس صلاحیت کو نکھارنے کی کوشش کریں۔ مثلاً، اگر آپ کا بچہ تصاویر بنانے کا شوقین ہے اور اسے اس کام پر اچھی دسترس بھی حاصل ہے، تو آپ کو چاہیے کہ اس کے کام کو سراہیں اور اس کی نمائش بھی کریں۔

اپنے بچے کو دوسروں کی مدد کرنے کے مواقع فراہم کریں

بچوں میں دوسروں کی مدد کرنے کی خوبی قدرتی طور پر موجود ہوتی ہے۔ بچوں کو دوسروں کی مدد کرنے کے مواقع فراہم کرنا ان کی فطری صلاحیت نمایاں کرنے کا ایک ٹھوس طریقہ ہے۔ مثلاً فلاحی کاموں میں بچوں کو شامل کرنا۔ دوسروں کی مدد کرنے سے یقیناً بچوں کی عزت نفس میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

اپنے بچے کے لئے ایسے مقاصد طے کریں اور ایسی امیدیں وابستہ کریں جو حقیقت پسندانہ ہوں

بچے سے حقیقت پسندانہ امیدیں وابستہ کرنے سے بچے کو بھی اپنے احساسات اور جذبات پر قابو رہتا ہے۔ اپنی ذات پر قابو پانے کی صلاحیت کا براہ راست تعلق بچے کی عزت نفس سے ہے۔

اپنی ذات سے متعلق خامیاں سمجھنے اور انہیں قبول کرنے میں بچے کی مدد کریں

کچھ بچے اپنے بارے میں دوسروں کی طے کردہ رائے کی وجہ سے اپنی تعلیمی کمزوریوں کو سمجھ نہیں پاتے ہیں اور اپنے بارے میں غلط تصورات قائم کر لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بچے کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا تھا کہ 'میں آدھا دماغ لے کر پیدا ہوا تھا'۔ اگر بچہ اپنی خوبیوں اور خامیوں سے لاعلم رہے گا تو وہ بہتری کے لئے کس سمت میں قدم اٹھائے گا؟ بچے کو اس کی خوبیوں اور خامیوں کو سمجھنے میں مدد دینے سے اسے اپنی ذات پر قابو حاصل ہوگا اور وہ اپنی خامیوں کو دور کرنے کے لئے خود بھی کچھ سوچ سکے گا اور کوشش بھی کرے گا، اس کے علاوہ اپنی خوبیوں کو مزید نکھارنے کے راستے بھی تلاش کرے گا۔

ایک استاد کیوں بنیں۔ تبدیلی لانے کے لئے یا بوریت دور کرنے کے لئے؟

علم و عمل کا اگلا شمارہ درس و تدریس کو بطور پیشہ اپنانے سے متعلق ہے۔ اس سلسلے میں ہم اساتذہ اور ان لوگوں کے مضامین کے منتظر ہیں جو اس پیشے سے کسی بھی حوالے سے منسلک ہیں...... جی ہاں آپ لوگ!

آپ اپنے خیالات سے متعلق ایک آرٹیکل ہمیں ای میل کر دیں یا پھر ان عنوانات میں سے ایک چن لیں:

☆استاد بننے کے لیے کیا کرنا چاہیے ☆تدریس میں پے اسکیل ☆تربیت کے مواقع ☆ایک استاد کی زندگی میں ایک دن ☆تدریس سے متعلق من گھڑت باتیں؛ جیسے آسان کام ہے، ہم سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہو سکتی، ہم سب کچھ جانتے ہیں وغیرہ۔ اس کے علاوہ آپ اپنے مضمون میں جو بھی مسئلہ پیش کرنا چاہتے ہیں ہمیں لکھ بھیجیں۔ اپنے مضامین کا خاکہ ہمیں ۱۵ نومبر ۲۰۰۸ء تک اور حتمی مضمون (علم و عمل کی منظوری کی صورت میں) ۱۵ جنوری ۲۰۰۹ء تک feedback@trconline.org پر ای میل کر دیں۔

ان ہدایات پرعمل کر کے امتحانات کے لئے بہتر طریقے سے تیاری کی جاسکتی ہے۔

امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے والدین اور اساتذہ بچوں کو مندرجہ ذیل مشورے دے سکتے ہیں۔طلبہ خود بھی کوشش کر کے ان باتوں پرعمل کر سکتے ہیں:

امتحان سے پہلے ......

- مناسب نیند لیں اور آرام کریں
- اچھا ناشتہ کریں
- پرسکون رہنے کی کوشش کریں
- پڑھائی پر بھر پور توجہ دیں
- جو کچھ امتحانات سے پہلے پڑھایا جارہا ہے اسے سمجھنے کی کوشش کریں یا استاد سے وضاحت مانگیں

امتحان کے دوران ......

- مثبت رویہ اختیار کریں، اگر آپ گھبراہٹ محسوس کر رہے ہیں تو، گہرے سانس لیں اور پرسکون رہیں
- امتحانی کاپی پر اپنا نام (اگر لکھنے کی اجازت ہے، ورنہ استاد کی ہدایت پرعمل کریں) نمایاں اور واضح تحریر کریں
- جب امتحانی پرچہ ہاتھ میں آئے تو جلدی سے ایک نظر تمام سوالات پر ڈالیں اور سوالات کے لحاظ سے وقت کی تقسیم کریں
- پرچے پر دی گئی ہدایات پر عمل کریں، اگر سمجھ میں نہ آئے تو وضاحت کے لئے پہلے خود سے اور پھر ممتحن سے سوال کریں
- اطمینان سے پورے سوالات پڑھیں
- آسان سوالات پہلے حل کرنے کی کوشش کریں
- اگر آپ کو جواب یاد نہیں آرہا ہے یا آپ کہیں اٹک گئے ہیں تو اس سوال کو فی الحال چھوڑ دیں اور باقی پرچہ مکمل کرنے کے بعد اس سوال کو حل کرنے کو دوبارہ کوشش کریں
- پورا پرچہ حل کرنے کی کوشش کریں، کوئی سوال نہ چھوڑیں
- دوسروں کی جانب نہ دیکھیں، آپ کو اس بات سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ کچھ لوگوں نے آپ سے پہلے پرچہ حل کرلیا ہے، آپ صرف اپنے کام پر توجہ دیں

امتحان کے آخر میں ......

- کسی سوال کا جواب لکھنے سے پہلے اس بات کا خیال رکھیں کہ جوابی کاپی پر آپ نے سوال کا درست نمبر تحریر کیا ہے
- پرچہ حل کرنے کے بعد تمام جوابات دوبارہ پڑھ لیں
- اگر آپ نے پرچہ اپنے ہم جماعتوں سے پہلے حل کرلیا ہے تو تمام جوابات دوبارہ پڑھیں اور اس بات کا اطمینان کرلیں کہ کوئی جملہ یا لفظ لکھنے سے رہ تو نہیں گیا ہے یا اضافہ کرنا ہے یا کسی بھی قسم کی غلطی نظر آرہی ہے تو اسے درست کرلیا گیا ہے
- اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ آپ نے پرچے میں دیئے گئے تمام سوالوں کے جواب دیئے ہیں اور کوئی حصہ بلا وجہ نہیں چھوڑا ہے
- اگر آپ کے خیال میں آپ کا پرچہ وقت سے پہلے ختم ہوجائے گا تو، اپنے ساتھ فارغ وقت میں پڑھنے کے لئے کوئی دلچسپ کتاب ضرور رکھیں۔ایسا کرنے سے آپ کا دماغ ایکدم تروتازہ ہوجائے گا

ایک ماں اس معمے کو سلجھانے میں کوشاں

آپ نے ٹیسٹ میں کیا گریڈ لیا یا کتنے فیصد نمبر لیئے؟ ہمیں شاید اس سوال کا جواب معلوم ہے لیکن ایک ماں کی حیثیت سے مجھے یہ جاننے کا حق ہے کہ مارکس کا اصل مقصد کیا ہے؟ جب میری بیٹی 95% نمبر لاتی ہے تو مجھے یہ تو پتہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی کلاس میں ٹاپ پر ہے لیکن اس بات کا تعلق کس قدر اس کی سیکھنے کی مہارتوں سے ہے اور کتنا اس کی محنت اور لگن سے، یہ مجھے معلوم نہیں۔

میری بیٹی علیزہ جو پانچویں جماعت میں پڑھتی ہے کو اردو میں مکھی پر ایک مضمون لکھنے پر دس میں سے آٹھ نمبر ملے۔ مضمون کے لئے اس نے انٹرنیٹ اور کتابوں سے مواد جمع کیا اور تفصیلاً ایک مکھی کی ڈرائنگ بھی کی۔ لیکن جب میں نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ اسے 8/10 ہی کیوں ملے، اس سے کم یا زیادہ کیوں نہیں تو یہ آسان نہ تھا۔ علیزہ کی مس عمیمہ نے لال قلم سے 8/10 لکھا اور ساتھ میں "شاباش" بھی تحریر کیا۔ شاباش کس لئے؟ مواد کے لئے، ڈرائنگ کے لئے یا خوشخطی کے لئے؟ میں جاننا چاہتی تھی کہ علیزہ اگلی بار کیونکر اپنا گریڈ بہتر کرسکتی ہے۔ اگر علیزہ کو سات نمبر ملتے تو مس عمیمہ کیا تحریر کرتیں؟ "بہتری کی گنجائش" ہے؟ بھلا کس طرح مس عمیمہ؟

اگر میں مس عمیمہ کی جگہ ہوتی تو میں اپنے سبق کا آغاز، فرض کیجئے وہیل مچھلی کے بارے میں، ایک مضمون سے کرتی۔ مضمون پڑھنے کے بعد میں یہ کہتی کہ آیئے اب اس مضمون میں شامل معلومات کا جائزہ لیتے ہیں۔ مثلاً کیا آپ کے خیال میں مصنف نے خاطر خواہ معلومات فراہم کی ہیں؟ کیا اس نے کچھ چھوڑ دیا ہے؟ اس کے بعد ہم جملوں کا جائزہ لیتے۔ کیا مصنف نے اپنی بات چھوٹے بڑے یا کم و بیش ایک جتنے لمبے جملوں میں بیان کی ہے؟ کیا لغت قابل فہم ہے؟ کیا انداز بیاں دلچسپ ہے؟

ان سب باتوں پر بحث کرنے کے بعد پھر میں اپنی کلاس سے کہتی کہ آیئے اب اس مضمون کی ہم گریڈنگ کریں۔ ہم 1 سے 10 میں سے کتنے نمبر دیں گے، کتنے معلومات کے لئے، کتنے زبان کے لئے اور کتنے دلچسپی کے لئے؟

اس کے بعد اگر میں بچوں کو ہوم ورک میں کسی موضوع پر مضمون لکھنے کو کہتی تو شاید مجھے اور انہیں دونوں کو معلوم ہوتا کہ جانچنے کا معیار کیا متعین کیا گیا ہے اور پھر یہ ایک معمہ نہ رہتا۔ میری رائے میں اگر گریڈنگ ایسے اصولوں کے ساتھ کی جائے تو یہ ایک بہتر طریق کار ہوگا۔